احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 28 مئی 2004ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editoralfazl@hotmail.com

جمعہ 28 مئی 2004ء، 8 ربیع الثانی 1425 ہجری - 28 ہجرت 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 115

اظہار تعجب

حضرت رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق پہلے خلیفہ بنے ان کے والد ابوقحافہ کو مکہ میں خبر ملی جوان کیلئے باعث حیرت تھی کہ عرب کے طاقتور اور بارسوخ قبائل نے بھی انہیں خلیفہ تسلیم کرلیا ہے چنانچہ وہ پوچھتے رہے کہ کیا فلاں فلاں قبیلہ نے بھی مان لیا ہے۔ان کی وفات حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے ایک سال بعد ہوئی۔

(البدایہ والنہایہ ابن کثیر جلد7ص50حالات 14ھ مکتبہ معارف بیروت طبع اول 1966ء)

خلافت کی اہمیت اعلیٰ مقام استحکام اوربرکات کا ایمان افروز تذکرہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق جماعت احمدیہ میں دائمی خلافت قائم فرمائی ہے

خلیفہ خدا بناتا ہے اور جھوٹا ہے وہ انسان جو کہتا ہے کہ خلیفہ انسانوں کا مقرر کردہ ہوتا ہے۔ (مصلح موعود)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 21۔مئی 2004ء بمقام جرمنی کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21 مئی 2004ء کو جرمنی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔آپ نے اپنے خطبہ میں خلافت کی اہمیت بلند مقام اور برکات کو قرآن کریم، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود کی روشنی میں بیان فرمایا۔حضور انور کا یہ خطبہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔اس خطبہ کے ساتھ خدام الاحمدیہ جرمنی کا 25واں سالانہ اجتماع بھی اختتام پذیر ہوا۔

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ النور کی آیت نمبر 56 تلاوت فرمائی جس کا یہ ترجمہ ہے۔تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے ان سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور ان کے لئے ان کے دین کو جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ضرور تمکنت عطا کرے گا اور ان کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا وہ میری عبادت کریں گے۔میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے خلافت کا وعدہ کیا ہے لیکن ساتھ شرائط عائد کردی ہیں کہ ان پر قائم رہو گے تو تمہارے اندر خلافت قائم رہے گی لیکن اس کے باوجود ابتدائی دور میں 30 سال خلافت قائم رہی اور اس کے آخری سالوں میں خلافت کے خلاف فتنے اٹھے اور خلفاء کو شہید کیا گیا جس کے بعد خلافت راشدہ ختم ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد پھر خلافت قائم فرمائی اور خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا۔حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا تھا کہ خلافت کا انتخاب عقل انسانی کا کام نہیں۔خلیفہ بنانا اللہ ہی کا کام ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود نے 52 سال خلافت کی جس کا ہر دن ایک نئی ترقی لے کر آیا اور مصلح موعود کے کام نے دنیا میں تہلکہ مچادیا۔خلافت ثالثہ کے دور میں فتنے اٹھے لیکن پہلے سے بڑھ کر ترقیات نصیب ہوئیں۔خلافت رابعہ جماعت کی انتہائی ترقی کا دور تھا۔جماعت کروڑوں میں داخل ہوئی۔ایم ٹی اے کا آغاز ہوا جس نے تمام دنیا میں احمدیت کی آواز پہنچادی۔پھر آپ کی وفات پر خوف کا دور آیا لیکن ساری جماعت نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ایسے نظارے دیکھے جس سے ایمان مضبوط ہوئے۔غیروں نے بھی انتخاب خلافت کے نظارے دیکھ کر اقرار کیا کہ خدا کی فعلی شہادت جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے۔اب اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے شخص کو خلافت پر فائز کیا ہے کہ اگر دنیا کی نظر سے دیکھا جائے تو شاید دنیا کے لوگ اس کی طرف دیکھنا بھی گوارا نہ کریں۔حضرت مصلح موعود نے فرمایا ہے خوب یاد رکھو خلیفہ خدا بناتا ہے اور جھوٹا ہے وہ انسان جو یہ کہتا ہے کہ خلیفہ انسانوں کا مقرر کردہ ہوتا ہے جس کو خدا خلیفہ بناتا ہے وہ اس کو اپنی صفات بھی بخشتا ہے۔حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی انگوٹھی جس پر آپ کا الہام "مولا بس" کندہ ہے وہ مجھے میرے والد کی وفات کے بعد ملی۔میں اسے سنبھال کر رکھتا تھا۔خلافت کے بعد پہننی شروع کی ہے مولا بس کے نظارے اور کیا خدا کافی نہیں ہے کے نظارے مجھے ہر لحظہ نظر آتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہی لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا کرتا ہے اور اس نے ہی لوگوں کے دلوں میں میری محبت پیدا کی ہے۔حضور انور نے دورہ افریقہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے محبت کا اس طرح اظہار کیا جس طرح برسوں کے بچھڑے ملتے ہیں۔یہ سب خلافت سے محبت ہے جو ان دور دراز علاقوں میں رہنے والے لوگوں میں بھی اللہ نے پیدا کی ہے۔حضور نے فرمایا یاد رکھیں وہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔وہ آج بھی اپنے پیارے مسیح کی اس پیاری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا۔اور کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا۔وہ آج بھی اپنے مسیح سے کئے ہوئے وعدوں کو اس طرح پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے۔پس دعائیں کرتے ہوئے اور اس کا فضل مانگتے ہوئے ہمیشہ اس کے آستانہ پر پڑے رہیں اور اس مضبوط کڑے کو ہاتھ ڈالیں تو پھر کوئی بھی آپ کا بال بیکا نہیں کرسکتا۔اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خدا کے دفتر میں سابقین

✪ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"پس وہ لوگ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کرائیں گے اور نیز یہ بھی ثابت کردیں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی کہ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اس کے دفتر میں سابقین اولین لکھے جائیں گے۔" (الوصیت)

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز)

روزنامہ الفضل کی حفاظت کریں

✪ روزنامہ الفضل ہمارا جماعتی اخبار ہے جو جماعت احمدیہ کے احباب کی تربیت کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے دور میں 1913ء میں شروع ہوا اور 90 سال سے زائد عرصہ سے روز افزوں ترقی کرتا چلا جا رہا ہے۔

ہمارا اخبار دنیاوی آلائشوں سے بالاتر دینی اور دنیوی علوم کا خزانہ ہے، قومی امنگوں اور ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔الفضل میں حضرت مسیح موعود کے فرمودہ ملفوظات اور تحریرات کے علاوہ ڈھیروں مقدس حوالہ جات بھی شائع ہوتے ہیں۔جن کا مطالعہ کرنا، ان کو دوسروں تک پہنچانا، ان پر عمل کرنا اور ان کے ذریعے بچوں کی تعلیم وتربیت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ان تمام مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے الفضل کے پرچوں کی حفاظت اور ان کو ترتیب سے ریکارڈ میں رکھنا ہماری اولین ذمہ داری ہے۔

احباب جماعت کی دینی تعلیم وتربیت پر مشتمل یہ مواد احترام کا تقاضا کرتا ہے۔اس کو ردی میں دوسرے اخبارات کے ساتھ فروخت کرنا اس کے احترام کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔اگر سنبھالنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کے ساتھ اس کو ضائع کریں کہ ان مقدس تحریرات کی بے حرمتی نہ ہو اور کسی الزام کا پیش خیمہ نہ بنے۔امید ہے احباب جماعت اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے اس کے ادب واحترام کو بھی ملحوظ خاطر رکھیں گے۔

ابرِ کرم کا تسلسل

پیاسوں کو جو پانی سے ہے سانسوں کو ہوا سے
ہم ہیں کہ ہمیں ربط ہے اس شمع وفا سے

بچھتے ہی چلے جاتے ہیں دل راہوں میں اس کی
دیوانے بندھے جاتے ہیں اک ایک ادا سے

آنکھیں کہ جھکی جاتی ہیں ان آنکھوں کے آگے
اس بزم میں جب جاتے ہیں ہم دید کے پیاسے

لہجوں کو بھی آ جاتے ہیں چاہت کے قرینے
آواز نہ اونچی ہو کبھی اس کی صدا سے

وہ ایک تسلسل ہے رواں ابر کرم کا
ہم پائیں شہی پیاز کی اس ظل ہما سے

جب چاہو کرو تجربہ تاثیر کا اس کی
دنیا ہی بدل جاتی ہے اک اس کی دعا سے

وہ رنگ ہے خوشبو ہے کہ ہے نور سراپا
تم مل کے تو دیکھو مرے اس مردِ خدا سے

آنگن ہیں اسی نور سے پرنور ہمارے
یہ جان یہ دل اس سے ہیں مسرور ہمارے

مبارک احمد عابد

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 29 مئی 2004ء

12-30 a.m	لقاء مع العرب
1-40 a.m	درس ملفوظات
2-00 a.m	خطبہ جمعہ نشر مکرر
4-10 a.m	سوال و جواب
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	خطبہ جمعہ
8-00 a.m	سوال و جواب
9-00 a.m	مشاعرہ
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
11-55 a.m	لقاء مع العرب
1-00 p.m	فرانسیسی سروس
2-00 p.m	انڈونیشین سروس
3-00 p.m	خطبہ جمعہ
5-00 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-30 p.m	بنگلہ سروس
6-30 p.m	انتخاب سخن
8-00 p.m	بستان وقف نو
9-00 p.m	گفتگو "حسن سلوک"
9-20 p.m	اردو تقریر
10-00 p.m	سوال و جواب
11-30 p.m	لقاء مع العرب

اتوار 30 مئی 2004ء

1-35 a.m	سوال و جواب
2-35 a.m	بستان وقف نو
2-55 a.m	حکایات شیریں
3-10 a.m	مشاعرہ
3-55 a.m	سوال و جواب
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	گلشن وقف نو
7-00 a.m	چلڈرنز کارنر
7-20 a.m	سوال و جواب
8-40 a.m	پیارے مہدی کی پیاری باتیں
9-20 a.m	سیرت حضرت مسیح موعود
9-55 a.m	گلشن وقف نو
11-05 a.m	تلاوت، خبریں
11-45 a.m	لقاء مع العرب
1-00 p.m	سوال و جواب
1-50 p.m	سرائیکی سروس
3-05 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	پیارے مہدی کی پیاری باتیں
5-00 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m	بنگلہ سروس
7-00 p.m	پیارے مہدی کی پیاری باتیں
8-05 p.m	خطبہ جمعہ
10-05 p.m	سوال و جواب
11-30 p.m	لقاء مع العرب

سوموار 31 مئی 2004ء

1-15 a.m	گلشن وقف نو (اطفال)
2-15 a.m	سوال و جواب
3-00 a.m	خطبہ جمعہ
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 a.m	بچوں کا پروگرام
7-00 a.m	چلڈرنز ورکشاپ
7-30 a.m	سوال و جواب
8-30 a.m	کوئز روحانی خزائن
9-20 a.m	علمی خطابات
10-00 a.m	چلڈرنز کارنر
11-00 a.m	تلاوت، خبریں
12-00 p.m	لقاء مع العرب
1-00 p.m	چائنیز سروس
2-00 p.m	چائنیز سیکھئے
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	چلڈرنز کلاس
5-00 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-00 p.m	زندہ لوگ "ملک اعجاز احمد صاحب"
6-30 p.m	روحانی خزائن
7-00 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	فرانسیسی سروس
9-00 p.m	خطبہ جمعہ
10-00 p.m	علمی خطابات
10-40 p.m	سوال و جواب
11-55 p.m	لقاء مع العرب

تحریک جدید کی عالمگیر ذمہ داریاں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا:۔

"اس کثرت کے ساتھ جماعت میں دنیا کی دلچسپی بڑھ رہی ہے اور تیزی سے مطالبات آ رہے ہیں کہ اگر ہمارے موجودہ وسائل اسی طرح رہے تو ناممکن ہے کہ ہم دنیا کی ضرورتیں پوری کر سکیں۔"

حضور کے اس ارشاد کے پیش نظر مخلصین جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس عظیم الشان عالمگیر دعوت الی اللہ کیلئے اپنے امام کے حضور تاحدِ استطاعت قربانی پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

(مرسلہ: وکیل المال اول تحریک جدید)

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

حضرت عمر بن الخطابؓ کی پاکیزہ زندگی کے نادر واقعات

آپ توحید کی غیرت رکھنے والے، علم کے قدردان، قول کے پکے، نور فراست سے مزین اور عاجزی کا پیکر تھے

مکرم حافظ عبدالحی صاحب

موعود خلیفہ

زید بن اسلم اپنے والد اسلم سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جاہلیت کے زمانہ میں میں قریش کے تیس عدد اشخاص کے ساتھ تجارت کی غرض سے شام گیا۔ مجھے ایک ضروری کام پڑا تو میں نے ساتھیوں سے کہا تم چلو میں آتا ہوں پھر میں شام کے ایک بازار میں کھڑا تھا کہ ایک پادری آیا اور اس نے مجھے گردن سے پکڑا اور ایک گرجا کی طرف لے گیا میں نے بہت چھڑانے کی کوشش کی لیکن اس نے ایک نہ چلنے دی۔ وہاں مٹی کا ڈھیر لگا ہوا تھا اس نے مجھے ایک بیلچہ اور کلہاڑا اور تھیلہ لاکر دیا اور کہا: یہ مٹی اٹھا کر باہر پھینکو! میں سوچنے لگ گیا کہ اب کیا کروں؟ دوپہر کو وہ دوبارہ آیا اس نے ایک باریک سی چادر اوڑھ رکھی تھی جس سے اسکا سارا بدن نظر آرہا تھا۔ مٹی دیکھ کر کہنے لگا تم نے ذرا بھر بھی مٹی باہر نہیں نکالی؟ پھر اس نے میرے سر پہ ایک مکا دے مارا۔ میں نے اپنے آپ سے کہا: عمر تیری ماں تجھ پہ روئے بات یہاں تک پہنچ گئی ہے؟ پھر میں نے وہ بیلچہ اٹھا کر اسے دے مارا جس سے اسکا بھیجہ نکل کر باہر آگیا۔ میں نے اسے مٹی میں دبایا اور وہاں سے نکل بھاگا سارا دن اور رات چلتا رہا اور صبح میں ایک راہب خانہ کی دیوار کے سائے میں لگ کر بیٹھ گیا۔ وہاں سے ایک آدمی نکلا اور کہنے لگا: اے اللہ کے بندے یہاں کیوں بیٹھا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ میں اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گیا ہوں! اس نے کہا یہ گزرگاہ ٹھیک نہیں ہے۔ اور تم ڈرے ہوئے بھی لگ رہے ہو۔ چلو اندر آؤ اور کھا پی لو۔ پھر وہ میرے لئے خورونوش کی چیزیں لے آیا اور لگا مجھے غور سے دیکھنے۔ پھر اس نے کہا: اہل کتاب جانتے ہیں کہ اب دنیا میں مجھ سے بڑا عالم کوئی نہیں رہا! اور میں دیکھ رہا ہوں کہ تو وہی شخص ہے جو ہمیں اس راہب خانہ سے نکالے گا اور اس سارے ملک پہ قابض ہوگا! حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: تم کچھ اور ہی سوچ اور سمجھ رہے ہو! اس نے میرا نام پوچھا میں نے کہا: عمر بن الخطاب۔ اس نے کہا: خدا کی قسم تو وہی شخص ہے! پس تو یہ راہب خانہ اور جو اس میں ہے وہ میرے نام لکھ دے! میں نے کہا: تو نے مجھ پہ ایک احسان کیا ہے اب ایسی باتیں کرکے اسے مکدر نہ کر! پھر اس نے دوبارہ کہا: کہ تو لکھ دے! اگر تو وہی شخص ہے تو یہی میں چاہتا ہوں اور اگر تو وہ شخص نہیں تو تیرا کیا جاتا ہے؟ میں نے کہا: میں لکھ دیتا ہوں اور پھر میں نے اسے لکھ کر دے دیا۔ پھر اس نے مجھے کچھ کپڑے اور پیسے دئے اور ایک گدھی سواری کے لئے ساتھ کر دی اور کہا: تم جس بھی علاقہ سے گزرو گے لوگ خود ہی گھاس پھونس ڈال دیں گے۔ ہاں جب کسی پرامن جگہ پہنچ جاؤ تو اسے موڑ کر ایک ضرب لگا دینا یہ خود ہی واپس آجائے گی۔ میں نے دیکھا کہ واقعی لوگ اس گدھی کو چارہ ڈالتے اور پانی پلاتے رہے اور جب میں حجاز کے قریب ہوا تو میں نے اس گدھی کا رخ موڑ کر اسے ایک ضرب لگائی تو وہ واپس ہولی۔ پھر جب حضرت عمرؓ اپنی خلافت کے زمانہ میں شام آئے تو وہی راہب آپ کے پاس آپ کی وہ تحریر لے [illegible]۔ حضرت عمرؓ کو بہت تعجب ہوا۔ اس نے کہا: کہ اب آپ اپنا وعدہ وفا کریں اور وہ علاقہ مجھے دے دیں! حضرت عمرؓ نے کہا: اس میں عمر یا عمر کے باپ کا کچھ بھی نہیں ہے! یہ سب مسلمانوں کے مشترکہ منافع ہیں ہاں اگر تم وعدہ کرو کہ مسلمانوں کی مہمان نوازی کرو گے اور بھولے بھٹکے مسلمانوں کو راستہ بتاتے رہو گے اور اگر کوئی بیمار ہو تو اس کی تیمارداری بھی کرو گے تو ہم یہ علاقہ تمہیں لکھ دیتے ہیں! جب اس نے یہ شرائط مان لیں تو آپ نے بھی اپنا وعدہ نبھا دیا۔

(البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر جلد 7 ص48 فتح بیت المقدس: طبعۃ اولی دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان)

اہل مکہ کو اسلام قبول کرنے کی خبر پہنچانے کا طریق

حضرت عمرؓ نے جب اسلام قبول کیا تو چاہا کہ آپ کے اسلام قبول کرنے کی خبر فوراً پھیل جائے۔ آپ نے پوچھا کہ مکہ میں سب سے زیادہ چغلخور کون ہے؟ بتایا گیا کہ جمیل تو آپ اس کے پاس گئے اور اسے اپنے اسلام قبول کرنے کے بارے میں بتایا اور اس سے کہا: کسی کو بتانا نہیں! پھر ابھی سورج بھی نہ ڈھلا تھا کہ تمام اہل مکہ کو آپ کے اسلام قبول کرنے کی خبر پہنچ گئی۔

(رسائل الجاحظ: جز 1 صفحہ 153: کتاب کتمان السر وحفظ اللسان: مکتبۃ الخانجی: قاھرہ: مصر)

مالی معاملات میں احتیاط

شہنشاہ روم کی طرف سے پیامبر آیا تو حرم حضرت عمرؓ نے ایک دینار قرض لیکر عطر خریدا اور اسے شیشیوں میں بھر کر ملکہ روم کو تحفۃً بھجوا دیا۔ اسکے جواب میں ملکہ روم نے انہی شیشیوں میں جواہرات بھر کر حرم حضرت عمرؓ کو بھجوائے۔ آپ نے وہ جواہرات شیشیوں سے نکال کر چادر پہ ڈالے ہی تھے کہ حضرت عمرؓ تشریف لے آئے۔ آپ کے پوچھنے پہ کہ یہ کہاں سے آئے ہیں انہوں نے ساری سرگزشت کہہ ڈالی۔ اس پر حضرت عمرؓ نے وہ جواہرات لئے اور انہیں بیچ ڈالا اور پھر ان پیسوں میں سے ایک دینار اپنی بیوی کو دیکر باقی بیت المال کو دے دیئے۔

(تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر جلد 44 ص326)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اونٹ خریدے اور انہیں چراگاہ میں بھیج دیا۔ جب وہ خوب موٹے تازے ہو گئے تو میں انہیں (بیچنے کے لئے) لے آیا۔ حضرت عمرؓ بازار سے گزرے تو اونٹوں کو دیکھ کر پوچھا کہ یہ کس کے اونٹ ہیں؟ لوگوں نے بتایا: عبداللہ بن عمر کے۔ تو آپ نے کہنا شروع کر دیا: عبداللہ بن عمر آفرین ہے امیر المؤمنین کا بیٹا! تو میں بھاگ کر آپ کے پاس حاضر ہو گیا۔ اور پوچھا امیر المؤمنین کیا بات ہے؟ آپ نے پوچھا یہ اونٹ کس کے ہیں؟ میں نے کہا: میں نے یہ اونٹ خریدے تھے اور جیسا کہ دوسرے مسلمان کرتے ہیں اسی طرح میں نے بھی انہیں چراگاہ میں بھیج دیا تھا۔ تو حضرت عمرؓ نے (طنزاً) کہنا شروع کر دیا۔ ہاں ہاں امیر المؤمنین کے بیٹے کے اونٹوں کو چارہ دو امیر المؤمنین کے بیٹے کو پانی دو! پھر فرمایا عبداللہ بن عمر یہ بیچ کر اپنا راس المال لے لینا اور باقی پیسے بیت المال کو بھجوا دینا۔

(تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر جلد 44 ص326)

توحید کی غیرت رکھنے والا متوکل

جب مصر فتح ہوا تو اہل مصر حضرت عمرو بن العاصؓ کے پاس آئے اور عرض کی کہ دریائے نیل کی ایک ریت ہے اور جب تک وہ پوری نہ کی جائے یہ بہتا نہیں ہے! آپ نے پوچھا کہ وہ کیا ریت ہے؟ اہل مصر نے کہا: اس مہینہ کی بارھویں رات کو ہم ایک کنواری لڑکی اسکے ماں باپ کو بہلا پھسلا کر لے لیتے ہیں اور پھر اسے عمدہ لباس زیب تن کروا کر اور قیمتی زیورات سے آراستہ کرکے دریائے نیل میں ڈال دیتے ہیں۔ حضرت عمروؓ نے کہا: یہ تو اسلام میں نہیں چلے گا کیونکہ اسلام پہلی تمام بد رسوم کا خاتمہ کرنے کے لئے آیا ہے خیر انہوں نے نہریں نالیاں دریائے نیل سے نکالیں لیکن دریا نہ چلا یہاں تک کہ لوگوں نے تنگ آکر علاقہ چھوڑنا شروع کر دیا جب حضرت عمروؓ نے یہ صورت حال دیکھی تو سارا ماجرا حضرت عمرؓ کو لکھ بھیجا۔ حضرت عمرؓ نے حضرت عمرو بن العاصؓ کو لکھا تم نے صحیح کہا! اسلام تمام پچھلی بد رسوم کا خاتمہ کرتا ہے۔ اور لکھا کہ میں اس خط کے ساتھ ایک رقعہ بھیج رہا ہوں وہ جا کر دریائے نیل میں ڈال دینا۔ جب حضرت عمروؓ بن العاصؓ نے وہ رقعہ پڑھا تو اس میں لکھا تھا: خدا کے ایک بندے عمر امیر المؤمنین کی طرف سے نیل کے نام! اور نیل کو مخاطب کرکے لکھا: اگر تو تو اپنی مرضی سے چلتا ہے تو بیشک نہ چل اور اگر خدائے واحد وقہار تجھے چلاتا ہے تو ہم اس سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ تجھے چلا دے۔ پھر جب وہ رقعہ دریائے نیل میں ڈالا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے چلا دیا اور ایک ہی رات میں سولہ فٹ پانی اونچا ہو گیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے اہل مصر کی یہ ریت ختم کی۔

(کرامات الاولیاء سیاق ماروی من کرامات امیر المؤمنین ابی حفص رحمہ اللہ للالکائی دار طیبہ ریاض X جمھرۃ رسائل العرب فی عصور العربیۃ الزاھرۃ: احمد زکی الصفوت: جز 1 صفحہ 193 رقم رسالۃ 171: المکتبۃ العلمیۃ بیروت لبنان)

علم دوست قدردان

ایک شخص نے حضرت علیؓ کے خلاف حضرت عمرؓ کے پاس شکایت کی جبکہ آپ حضرت عمر کے پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت عمر نے آپ سے کہا: کہ ابو الحسن اٹھو اور اپنے مخالف کے پاس جا کر بیٹھ جاؤ۔ آپ اٹھے اور اس کے پاس جا کر بیٹھ گئے اور پھر دونوں اپنا اپنا قضیہ پیش کرنے لگے اور جب وہ شخص چلا گیا تو حضرت علیؓ دوبارہ اپنی جگہ پہ آکر بیٹھ گئے حضرت عمرؓ نے آپ کے چہرے پہ کچھ تغیر محسوس کرکے پوچھا: کہ ابوالحسن کیا بات ہے؟ کچھ برا لگا ہے؟ حضرت علی نے کہا: ہاں! اس پر آپ نے پوچھا: کیا؟ حضرت علیؓ نے

کہا: کہ آپ نے مجھے میرے مخالف کے سامنے میری کنیت کے ساتھ کیوں مخاطب کیا؟! یہ کیوں نہ کہا: علی اٹھ اور اپنے مخالف کے ساتھ جا کر بیٹھ! (عربوں میں دوسرے کی عزت وتکریم کے لئے اسے اس کی کنیت سے مخاطب کرتے تھے) اس پر حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ کو گلے لگا لیا اور آپ کا چہرہ چومنے لگے اور فرمایا میرے ماں باپ تم لوگوں پہ قربان! اللہ نے تمہارے ذریعہ ہمیں ہدایت دی اور تمہارے ہی ذریعہ ہمیں اندھیروں سے نکال کر نور سے منور کیا۔

(المستطرف فی کل فن مستظرف: بہاء الدین ابو الفتح محمد بن احمد منصور الابشیھی المتوفی 854ھ جلد 3 ص 42 دار صادر بیروت طبعۃ اولی 1999)

حضرت عمرؓ ایک دن حضرت حذیفہ بن یمان سے ملے اور پوچھا کیسے ہو؟ انہوں نے کہا: کیسے ہونا ہے فتنے سے محبت کرنے لگ گیا ہوں اور حق کو ناپسند کرتا ہوں اور بغیر وضو کے صلاۃ پڑھتا ہوں اور میرے پاس زمین میں وہ ہے جو اللہ کے پاس آسمان میں نہیں۔ اس پر حضرت عمرؓ کو شدید غصہ آیا اسی دوران حضرت علیؓ داخل ہوئے اور کہا: امیر المؤمنین آپ کے چہرے پہ غصے کے آثار دکھائی دے رہے ہیں؟ تو حضرت عمرؓ نے حضرت حذیفہ کی باتیں آپ کو سنا دیں۔ حضرت علیؓ نے کہا سچ کہتا ہے۔ کیونکہ فتنہ سے مراد مال ودولت اور اولاد ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا کہ تمھارے اموال اور تمھاری اولاد فتنہ یعنی آزمائش ہیں۔ اور حق کو ناپسند کرتا ہے یعنی موت کو اور بغیر وضو کے صلاۃ پڑھنے سے مراد درود شریف ہے جو وہ ہر وقت پڑھتا رہتا ہے۔ اور اس کے پاس زمین میں وہ ہے جو آسمان میں خدا کے پاس نہیں سے مراد اس کی بیوی اور اولاد ہے جو خدا کی نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا ابو الحسن خوب پہنچے ہو اور کمال پہنچے ہو اور میرے دل میں جو حذیفہ کے لئے بال آیا تھا وہ اب زائل ہو گیا ہے۔

(ألف قصہ وقصہ من قصص الصالحین: ھانی الحاج: رقم القصہ 416 صفحہ 258: المکتبہ التوفیقیہ: دمشق سوریا)

بردبار اور متحمل وجود

ایک دن حضرت عمرؓ اور جارود عبدی نماز پڑھ کر مسجد سے نکلے تو راستے میں ایک عورت دکھائی دی جسے حضرت عمر نے سلام کیا اس نے سلام کا جواب دے کر کہا: عمر ذرا ٹھہرو میں تم سے کچھ بات کرنا چاہتی ہوں! آپ نے فرمایا کہو۔ اس نے کہا: عمر میں تمہیں اس وقت سے جانتی ہوں جب تم عمیر کہلاتے تھے اور عکاظ کے بازار میں لڑکوں سے کشتی کرتے پھرتے تھے! پھر کچھ دن نہ گزرے تھے کہ تم نے اپنا نام عمر رکھ لیا۔ اور اس پہ بھی زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ تم نے اپنے آپ کو امیر المؤمنین کہلوانا شروع کر دیا ہے! پس خدا کے خوف کے ساتھ لوگوں سے معاملہ کرو اور یاد رکھو جو موت سے ڈرتا ہے اسے ہی وقت کے ہاتھ سے جاتے رہنے کا اندیشہ رہتا ہے! اس پر جارود سے نہ رہا گیا اور وہ بول اٹھے: کہ تمہیں امیر المؤمنین کے سامنے ایسے بولنے کی جرأت کیسے ہوئی؟ اس پر حضرت عمر نے جارود سے کہا: جو یہ کہتی ہیں انہیں کہنے دو! کیا تم انہیں نہیں جانتے!؟ یہ خولہ بنت حکیم ہیں جن کی بات کو خدا نے آسمان سے سنا ہے تو عمر کے لئے مناسب یہی ہے کہ وہ ان کی بات کو سنے۔

آپ کا اشارہ سورہ مجادلہ کی آیت (قد سمع اللّٰہ قول التی ....) کی طرف تھا کہ اللہ نے اس عورت کی بات سنی جو اپنے خاوند کے متعلق تجھ سے جھگڑا کر رہی تھی اور اللہ سے (اس کی) شکایت کر رہی تھی!

(ألف قصہ وقصہ من قصص الصالحین: ھانی الحاج: رقم القصہ 57 صفحہ 46: المکتبہ التوفیقیہ: دمشق سوریا)

خدا کی آنکھ سے دیکھنے والا

صاحب کشف ورویا

حضرت عمرؓ نے ایک لشکر بھیجا اور اسکا امیر ساریہ نامی ایک شخص کو بنایا۔ پھر ایک دن خطبہ دیتے دیتے چیخ پڑے کہ یا ساریۃ الجبل! یا ساریۃ الجبل کہ اے ساریہ پہاڑ کی طرف! اے ساریہ پہاڑ کی طرف! کچھ دن بعد اسی لشکر کا ایک پیغامبر حضرت عمر کے پاس آیا اور کہا کہ امیر المؤمنین ہماری دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی اور وہ ہمیں شکست دینے کو تھے کہ ہم نے ایک پکار سنی کہ اے ساریہ پہاڑ کی طرف! اے ساریہ پہاڑ کی طرف! اس پر ہم نے اپنی پشت پہاڑ کی طرف کر لی اور اللہ نے دشمن کو شکست دے دی!

(کتاب التاویل مختلف الحدیث. عبداللہ بن مسلم الدینوریؒ متوفی 276. دار الجیل بیروت)

حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے اسکا نام پوچھا اس نے کہا: جمرۃ (یعنی انگارہ)۔ آپ نے پوچھا: کس کے بیٹے ہو؟ اس نے کہا: ابن شہاب کا (یعنی آگ کے شعلے کا)۔ آپ نے پوچھا کونسے قبیلے سے ہو؟ اس نے کہا: حرقۃ (یعنی آگ سے) آپ نے پوچھا: گھر کہاں ہے؟ اس نے کہا: بحرۃ النار (یعنی آگ کے سمندر میں)۔ آپ نے پوچھا اس کے کون سے محلے سے؟ اس نے کہا: لظی (یعنی آگ کی لپٹ سے) آپ نے فرمایا تو جلدی جاؤ تمہارے گھر والے جل گئے ہیں! اس نے جب گھر جا کر دیکھا تو واقعی وہ جل چکے تھے!

(مناقب أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب لابن الجوزی: صفحہ 87 باب 32: دار المکتبہ الھلالی طبعۃ اولی 1989 بیروت)

مبارک شادی

حضرت عمرؓ فاروق لوگوں کے حالات سے باخبر رہنے کے لئے رات کو گشت کیا کرتے تھے۔ ایک دن آپ نے ایک عورت کو اپنی بیٹی سے کہتے سنا کہ اٹھو اور دودھ میں کچھ پانی ملا دو! اس پر لڑکی نے کہا: امی آپ کو پتہ نہیں کہ امیر المؤمنین نے دودھ میں پانی ملانے سے منع کیا ہے! ماں نے کہا: اٹھو اور پانی ملا دو اس وقت تمہیں عمر نے دیکھنا ہے نہ ان کے منادی نے! لڑکی نے فوراً کہا: کہ امی اگر عمر نہیں دیکھ رہا تو عمر کا خدا تو دیکھ رہا ہے! خدا کی قسم مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا کہ میں جلوت میں تو ان کی اطاعت کروں لیکن خلوت میں نافرمانی کرتی پھروں!

صبح ہوتے ہی حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے عاصم سے کہا فلاں جگہ جاؤ وہاں ایک لڑکی ہے اگر اس کی شادی نہیں ہوئی تو اس سے شادی کر لو! شاید کہ اللہ اس سے ایک نیک نسل چلائے۔

عاصم نے اس سے شادی کی جس سے وہ خاتون پیدا ہوئیں جو عبدالعزیز بن مروان کے عقد میں آئیں اور اللہ نے انہی کے بطن سے حضرت عمر بن عبدالعزیز کو پیدا کیا جنہیں پانچواں خلیفہ راشد بھی کہا جاتا ہے

(مناقب أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب لابن الجوزی: صفحہ 106 باب 34: دار المکتبہ الھلالی طبعۃ اولی 1989 بیروت)

کام نبیوں والے ہیں

جب ھرمزان کو حضرت عمرؓ کے پاس لایا گیا تو آپ مسجد نبوی میں اکیلے سو رہے تھے۔ ھرمزان نے پوچھا کہ عمر کہاں ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ عمر ہی ہیں! لوگ چپ چاپ کھڑے ہو گئے تاکہ آپ جاگ نہ جائیں۔ ھرمزان نے پوچھا: دربان اور پہرے دار کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا: آپ کا کوئی دربان ہے نہ پہریدار، کوئی کاتب ہے نہ دیوان، ھرمزان نے کہا: پھر تو یہ نبی ہیں! لوگوں نے کہا: نہیں ان کے کام نبیوں والے ہیں۔

(البدایہ والنھایہ لابن کثیر: 7:71 فتح السوس)

قول کا پکا اور زبان کا دھنی

ھرمزان کو جب حضرت عمرؓ کے پاس قیدی بنا کر لایا گیا تو آپ کو بتایا گیا کہ یہ رستم کا ساتھی اور عجم کا لیڈر ہے! اس پر آپ نے اس سے کہا: اگر دنیا اور آخرت میں بھلائی چاہتے ہو تو اسلام قبول کر لو! اس نے کہا: میں جس دین پہ ہوں اچھا ہوں۔ اور کسی ڈر کی وجہ سے اسلام قبول نہیں کرنا چاہتا! حضرت عمرؓ نے تلوار منگوائی اور چاہا کہ اس کو قتل کروا دیں اس پر اس نے کہا: امیر المؤمنین مجھے پیاسے مارنے سے بہتر ہے کہ آپ مجھے پانی پلوا دیں! آپ نے پانی لانے کا حکم دیا جب اس نے پانی ہاتھ میں پکڑا تو کہا: امیر المؤمنین کیا جب تک میں یہ پانی پی نہ لوں اپنے آپ کو امن میں سمجھوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! تو اس نے وہ پانی پھینک دیا اور کہا: قول پورا کرنا ہی حقیقی نور ہے! آپ نے فرمایا کہ تو سچ کہتا ہے۔ اب تیری جان امان میں ہے اور تیرے بارے میں غور کرنا پڑے گا! اور آپ نے اسکے سامنے سے تلوار ہٹوا دی۔ اس پر اس نے کہا امیر المؤمنین اب میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اسکے بندے اور رسول ہیں اور جو کچھ وہ لائے ہیں سب برحق ہے! حضرت عمرؓ نے فرمایا: تو کیا ہی اچھا ایمان لایا ہے لیکن تجھے ایمان لانے سے کس چیز نے اتنی دیر روکے رکھا؟ اس نے کہا: پہلے میں اس لئے ایمان نہیں لایا کہ کہیں یہ نہ سمجھا جائے کہ تلوار کے ڈر سے ایمان لایا ہے! تو حضرت عمر نے فرمایا: سنو اہل فارس کے پاس واقعی ایسی سمجھ بوجھ ہے کہ جس کی بنا پہ وہ واقعی گزشتہ بادشاہت کے لائق تھے! پھر آپ نے اس سے حسن سلوک کرنے اور اسے نوازنے کا حکم دیا۔

(قصص العرب جلد 1 ص 182)

نور فراست سے مزین

جب کسریٰ کے خزانے حضرت عمرؓ کے پاس لائے گئے تو حضرت عبداللہ بن ارقم نے عرض کی: کہ جب تک آپ انہیں تقسیم نہ کر لیں بیت المال میں رکھوا دیں آپ نے فرمایا: میں انہیں کسی گھر کی چھت کے سائے تلے نہ رکھوانے دوں گا جب تک کہ انہیں بانٹ نہ دوں! پھر انہیں مسجد کے صحن میں رکھوا دیا گیا اور ان پہ پہرا لگوا دیا۔ صبح جب انہیں کھولا گیا تو ان کی چمک دمک سے آنکھیں چندھیانے لگیں اس پر حضرت عمرؓ رونے لگ گئے۔ آپ سے کہا گیا: امیر المؤمنین روتے کیوں ہیں خدا کی قسم یہ تو خوشی اور شکر کا دن ہے! آپؓ نے فرمایا: یہ خزانے جب بھی کسی قوم کو ملے ہیں ان میں باہمی بغض اور دشمنی کا آغاز ہو گیا۔

(تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر 44:338)

ایک عامل حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور اپنی خواب سنائی کہ میں نے چاند اور سورج کو لڑتے دیکھا ہے۔ آپ نے پوچھا: تم کس طرف تھے؟ اس نے کہا: چاند کی طرف۔ آپ نے کہا: مٹ جانے والے نشان کے ساتھ! اور آپ نے اسے اس کے عہدے سے معزول کر دیا۔ پھر جب حضرت علیؓ اور امیر معاویہ کے درمیان اختلاف ہوا تو وہ شخص امیر معاویہ کے ساتھ رہا۔

(المستطرف: 2:411: باب 60)

حضرت زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: حضرت عمرؓ بن الخطاب نے حضرت عباس بن عبد المطلب سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں توسیع کے لئے کہتے سنا ہے۔ پس آپ کا گھر مسجد کے قریب ہے آپ وہ گھر ہمیں عنایت کر دیں ہم اس کے بدلہ میں اس سے بڑا گھر آپ کو دلوا دیں گے۔ حضرت عباسؓ نے کہا: مجھے قبول نہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا: اگر میں آپ کو ایسا کرنے پہ مجبور کر دوں تو؟ حضرت عباس نے کہا: آپ ایسا نہیں کر سکتے! ہم ایک حکم مقرر کر لیتے ہیں جو آپ کے اور میرے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا: کسے حکم مقرر کریں؟ حضرت عباس نے کہا: حذیفہ بن الیمان کو۔ پھر یہ حضرت حذیفہؓ کے پاس گئے اور اپنا قضیہ بیان کیا۔ حضرت حذیفہؓ نے کہا: اس معاملہ کے بارے میں میرے پاس ایک واقعہ ہے۔ فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے بیت المقدس میں توسیع کا ارادہ کیا۔ وہاں قریب ایک

باقی صفحہ 6 پر

محمد سمیع طاہر صاحب

محترم محمد رفیع صاحب گجراتی کا ذکر خیر

میرے پیارے چچا محترم محمد رفیع گجراتی ابن چوہدری لعل خاں مرحوم مشیر قانونی و وکیل دارالقضاء قادیان مورخہ 16 رجولائی 2003ء کو بعمر 76 سال ربوہ میں وفات پاگئے۔ اللہ ان کے درجات بلند کرے آمین۔ ان کی نماز جنازہ اگلے روز مولانا راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم قریشی سعید احمد اظہر صاحب نے دعا کروائی۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں سب بچے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ الحمدللہ

محترم چچا رفیع ایک سیدھے سادے اور درویش منش انسان تھے دنیاداری سے کوسوں دور، نہایت پرخلوص، ٹوٹ کر محبت کرنے والے، بے غرض اور بے لوث، سچے اور کھرے انسان تھے۔

ہمارے دادا چوہدری لعل خاں مرحوم جو کھاریاں ضلع گجرات کے ایک بااثر زمیندار اور ماہر قانون تھے تقسیم ہند سے کافی پہلے قادیان منتقل ہو گئے تھے، محترم چچا رفیع کی ابتدائی تعلیم قادیان میں ہوئی قادیان تعلیم الاسلام ہائی سکول میں وہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ہم جماعت تھے۔ محترم چچا رفیع نے میٹرک کا امتحان پاس کیا کہ ملک تقسیم ہو گیا میرے والد چوہدری محمد شفیع سلیم صاحب ابتدائی درویشوں میں شامل تھے۔ میرے دادا اور چچا پاکستان منتقل ہو گئے۔ لاہور کیمپ اور پھر ہمارے تایا جی داد کے یہاں قیام کیا۔ لاہور مہاجر کیمپ میں قیام کے دوران ہی ہمارے دادا چوہدری لعل خاں جو نہایت نفیس طبیعت کے مالک تھے، علیل ہو گئے اور لاہور چھاؤنی میں وفات پاگئے۔ میرے نانا محترم خواجہ غلام نبی مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل قادیان میری والدہ کو اپنے ساتھ پاکستان لے آئے تھے۔ محترم دادا جان کی وفات پر حضرت مصلح موعود نے میرے والد کو پاکستان آنے کی ہدایت کی، یوں۔ ہمارے دونوں چچا محترم رفیع خاں اور محترم عزیز راشد ابھی نوعمر تھے۔

1962ء میں انہوں نے صدر انجمن احمدیہ میں ملازمت کر لی۔ ربوہ میں آ کر وہ پرسکون ہو گئے۔ اس بستی کی سکونت انہیں راس آئی اور وہ ربوہ کے ہو کر رہ گئے۔ ہماری والدہ نے انہیں استقلال سے کام کرتے دیکھا تو ربوہ کے ایک مخلص گھرانے میں ان کی شادی کرا دی، قدرت نے دو سادہ دل انسانوں کو یکجا کر دیا۔

ستمبر 1964ء میں مجھے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ لینے کی سعادت حاصل ہوئی تو چچا رفیع کا گھر خوشیوں سے بھر چکا تھا، ایک پیاری سی بچی کی آمد نے انہیں بے پناہ خوشیوں سے ہمکنار کر دیا تھا۔

چچا کا گھر ایک مختصر سے کمرے پر مشتمل تھا، یہ کمرہ بھی پرانا اور بوسیدہ سا تھا لیکن جو محبت اور پیار مجھے اس گھر میں ملا وہ بڑے بڑے عالیشان بنگلوں میں مجھے دکھائی نہ دیا۔

کالج میں قیام کے پہلے سال مجھے (کھاریاں کا) گھر بہت یاد آتا تھا۔ میں تقریباً ہر روز شام کو چچا کے گھر آ جاتا تھا، چچا کے گھر میں مادی آسودگی تو نہیں ہوتی تھی لیکن پیار اور محبت کے خزانے وافر تھے۔ چچی مرحومہ بہت پیار سے میرے لئے چائے بناتیں، ساتھ بسکٹ وغیرہ ہوتے .... اور اگر گھر میں کچھ نہ ہوتا تو مرغی کا انڈا ابال کر لے آتیں۔ میں ان کی محبت اور پیار کو کیسے بھول سکتا ہوں۔

چچا کو بعد میں انجمن احمدیہ کی طرف سے رہائش کی سہولت حاصل ہو گئی اور فضل عمر ہسپتال کے مین گیٹ کے بالکل سامنے پہلا گھر ان کا تھا۔

میں تعلیم کے سلسلہ میں چار سال ربوہ میں مقیم رہا تو باقاعدگی سے ان کے گھر جاتا رہا۔ ان کے برتاؤ میں کبھی فرق نہ آیا۔ بعد میں جب بھی کبھی ربوہ آتا ہوا چچا کے گھر کی زیارت میری مصروفیات کا حصہ رہی۔

اللہ رب العزت نے چچا کو تین بیٹیوں اور ایک بیٹے سے نوازا تھا۔ بیٹیوں نے خاص طور پر چچا کی ذہانت ورثے میں پائی اور ربوہ کے ماحول کے زیر اثر اعلیٰ تعلیمی کامیابیاں حاصل کیں۔

چچا رفیع کو بچپن سے ہی سیر و تفریح کا بہت شوق تھا۔ ایک طرح سے وہ سیلانی آدمی تھے۔ جہاں معمولی سی قرابت داری یا جان پہچان ہوتی وہاں پہنچ جاتے تھے لاہور میں ان کے بیسیوں عزیز تھے، وہ ہر کسی کے یہاں جاتے تھے۔ ہر کسی سے نہایت خلوص اور محبت سے ملتے تھے ان کے برتاؤ میں ظاہرداری اور بناوٹ کی ملونی نہیں ہوتی تھی۔

آخری دو سال ان کے لئے مشکل کے سال تھے۔ بینائی جاتی رہی تو چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے لیکن وہ سب کچھ صبر و شکر سے جھیل گئے بچوں کی شادیاں ہو گئیں۔ بیٹیاں اپنے اپنے گھروں کو رخصت ہوئیں اور گھر میں بہو آ گئی جس نے باپ اور شوہر کی خدمت کا حق ادا کر دیا۔

میں آخری بار ملنے گیا تو بہت خوش تھے۔ دیر تک باتیں کرتے رہے مجھے ان کی بیماری کا علم ہوا اور پھر وفات کی اطلاع ملی میں یہاں ان کی مغفرت کی دعا کرنے کے سوا کیا کر سکتا تھا۔ سو وہی کرتا رہا اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے۔ (آمین)

ایلومینیم کے برتن کھانے پکانے کیلئے استعمال کرنے سے پرہیز کریں۔

محنت اور ذاتی کاروبار

1935ء میں راولپنڈی حقیقتاً ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ اس گاؤں میں ایک بڑی سڑک، ایک فوجی چھاؤنی اور دور دور تک پھیلی غربت کے سوا کچھ نہیں تھا۔ انہوں نے اس غربت میں آنکھ کھولی، جوں جوں آنکھ کھلتی گئی غربت میں بھی اضافہ ہوتا گیا یہاں تک کہ وہ جوان ہوئے تو ان کے پاس ہجرت کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ 1956ء میں کراچی سے بحری جہاز لندن جاتے تھے، ویزے کا ابھی رواج نہیں ہوا تھا وہ 21 برس کی عمر میں جہاز تک پہنچے اور دھکے کھاتے کھاتے برطانیہ پہنچ گئے۔ ان دنوں ایشیائی باشندے صرف بریڈفورڈ تک محدود تھے انہوں نے بھی وہیں پناہ لے لی۔ ابتدائی نوکری بس کنڈیکٹری فرمائی، وہ دن اور رات کا بیشتر حصہ بس میں ٹکٹ بیچتے اور چیک کرتے گزارتے۔ خود بتاتے ہیں انہوں نے بے شمار سردیاں ایک معمولی کوٹ میں جھیلیں۔ بس میں کھڑے رہ رہ کر ٹانگوں کی ہڈیاں پتھر اور گوشت لکڑی ہو جاتا تھا لیکن اوور ٹائم کے چکر میں وہ مسلسل کام کرتے رہتے تھے۔ انہوں نے یہ کام 1962ء تک کیا، 1962ء میں انہیں لندن میں ایک دکان مل گئی، یہ ایک کارنر شاپ تھی جس کے کامیاب ہونے کا بظاہر کوئی امکان نہیں تھا لیکن انہوں نے سوچا نوکری خواہ کتنی ہی اچھی ہو وہ ہمیشہ پرائی ہوتی ہے۔ جبکہ اپنا کام کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو اپنا ہوتا ہے۔ نوکری چھوڑنے کا فیصلہ ان کے لیے بہت مشکل تھا۔ یہ فیصلہ ہر شخص کے لیے مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ ایک لگی بندھی آمدنی ہوتی ہے جو آپ کو مخصوص دنوں میں ہر صورت مل جاتی ہے اور آپ اپنی زندگی کے معمولات کو اس کے ساتھ ٹیون اپ کر لیتے ہیں لہٰذا یہی وجہ ہے 99 فیصد نوکر پیشہ لوگ زندگی بھر نوکری سے چپکے رہتے ہیں اور موت تک معاشی آزادی حاصل نہیں کر سکتے اور یہ بھی حقیقت ہے دنیا کا کوئی نوکر پیشہ شخص معاشی طور پر کامیاب نہیں ہو سکتا کیونکہ معاشی کامیابی صرف اور صرف اپنے کام، اپنی دکان اور اپنے کاروبار سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ مشکل ان کے لیے بھی موجود تھی لیکن انہوں نے جرأت سے کام لیا، کنڈیکٹری کی نوکری چھوڑی اور اپنی ساری جمع پونجی دکان پر لگا دی۔

یہ پرچون کی ایک چھوٹی سی دکان تھی جس پر روزمرہ کی چھوٹی چھوٹی چیزیں بکتی تھیں، کسی نے صابن خرید لیا، کوئی شیمپو، پیسٹ اور سگریٹ لے گیا۔ کسی نے ڈبل روٹی، دودھ اور چاول خرید لئے اور کوئی ٹکیاں، ٹافیاں اور چاکلیٹ خریدنے آ گیا، وہ خود ہاتھ سے کام کرتے تھے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے برکت دی۔ دکان چل نکلی اور وہ جلد ہی کنڈیکٹری سے دوگنا، تین گنا اور پھر چار گنا کمانے لگے۔ آمدنی بڑھی تو انہوں نے ملازم بھی رکھ لئے، اشیاء کی اقسام اور ورائٹی بھی بڑھا دی۔ گاہکوں میں اضافہ ہوا تو دکان چھوٹی محسوس ہونے لگی۔ انہوں نے جگہ بڑھائی تو آمدنی بھی بڑھ گئی۔ یوں چلتے چلتے 1976ء آ گیا۔ انہوں نے ہول سیلر بننے کا فیصلہ کیا، انہوں نے آکسٹن میں "بیسٹ وے" کے نام سے اپنی پہلی کیش اینڈ کیری کھولی۔ 1980ء کے بعد ان کے کاروبار کو پر لگ گئے، ایک کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری کیش اینڈ کیری کھلی۔ وہ گوداموں اور شاپنگ سنٹروں کے مالک بنتے چلے گئے یہاں تک کہ ان کا کاروبار پورے برطانیہ میں پھیل گیا۔ اس وقت پورے انگلستان میں ان کی 28 بیسٹ وے کیش اینڈ کیری ہیں۔ ان کے ادارے میں اڑھائی ہزار لوگ کام کر رہے ہیں۔ وہ برطانیہ کے دوسرے بڑے کیش اینڈ کیری گروپ کے مالک ہیں۔ ان کے پاس برطانیہ کی ایک لاکھ مربع فٹ کمرشل زمین ہے۔ ان کی فرم ہر سال ایک ارب پاؤنڈ کماتی ہے۔ ان کے پاس 175 ملین پاؤنڈ نقد ہیں جبکہ پاکستان میں وہ ایک بہت بڑے سیمنٹ پلانٹ اور ایک بڑے کمرشل بنک کے 25 فیصد شیئرز کے مالک ہیں۔ انہیں 1999ء میں برطانوی حکومت نے سر کے خطاب اور 2000ء میں پاکستان نے سب سے بڑے ایوارڈ ہلال پاکستان سے نوازا۔ ابھی چند دن پہلے سنڈے ٹائمز نے برطانیہ کے ایک ہزار ارب پتی شہریوں کی فہرست جاری کی۔ وہ اس فہرست میں 233 نمبر پر تھے۔

راولپنڈی کے اس شہری کا نام سر انور پرویز ہے۔ یہ ایک ایسے شخص ہیں جن کا تعلق غریب گھرانے سے تھا۔ جن کے پاس اعلیٰ تعلیم نہیں تھی۔ جن کے ہاتھ میں کوئی ہنر نہیں تھا۔ لیکن شبانہ روز محنت انہیں فرش سے عرش تک لے گئی اور ان کا شمار برطانیہ کے امیر ترین شہریوں میں ہونے لگا۔

(جنگ 22 اپریل 2004ء)

پاک مقصد

حضرت حافظ نور محمد صاحب حضرت مسیح موعود کے ابتدائی رفقاء میں سے تھے۔ اور اسی زمانہ میں آپ کو نمازوں اور تہجد کی عادت ہوئی۔

آپ اپنے دوست حضرت حافظ نبی بخش صاحب کے ساتھ قادیان جایا کرتے تھے۔ فرماتے ہیں۔

ہم حضرت صاحب کے پاس ایک تخت پوش پر سو رہتے اور ہمارا مقصد یہ ہوتا تھا کہ جب حضور تہجد کے لئے اٹھیں گے تو ہم بھی ساتھ ہی اٹھ بیٹھیں گے اور تہجد میں شریک ہو جائیں گے۔

(رفقاء احمد جلد 13 ص 210)

بقیہ صفحہ 4

یتیم کا گھر تھا آپ نے اس سے اس کا گھر اس مقصد کے لئے طلب کیا تو اس نے انکار کر دیا۔ جب آپ نے ہر حال میں وہ گھر حاصل کرنے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی کی کہ ظلم کرکے میرے گھر کی توسیع نہ کر! تو حضرت داؤد باز آ گئے۔ اس پر حضرت عباسؓ نے پوچھا اب بھی کچھ باقی ہے؟ حضرت عمرؓ نے جواب دیا نہیں! پھر حضرت عمرؓ مسجد نبوی تشریف لے گئے تو آپ کی نظر حضرت عباسؓ کے پرنالہ پہ پڑی جو بارش وغیرہ کے پانی کے اخراج کے لئے مسجد نبوی میں رکھا گیا تھا۔ تو آپ نے وہ پرنالہ اپنے ہاتھ سے اکھیڑ دیا۔ پھر حضرت عباسؓ آپ کے پاس آئے اور کہا: مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے محمد کو حق کے ساتھ بھیجا کہ یہ پرنالہ خود آپ ﷺ نے یہاں لگوایا تھا! اور عمر آپ نے یہ اکھیڑ دیا؟ اس پر حضرت عمرؓ نے کہا: آپ میری گردن پہ چڑھیں اور یہ پرنالہ اسی جگہ دوبارہ لگا دیں جہاں رسول اللہ ﷺ نے اسے لگایا تھا! پھر حضرت عباسؓ حضرت عمرؓ کی گردن پہ چڑھے اور اس پرنالہ کو اس کی جگہ پہ دوبارہ لگایا اور پھر کہا: عمر میں یہ گھر آپ کو توسیع مسجد نبوی کے لئے دیتا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے اس گھر کو مسجد نبوی میں شامل کرکے اسکی توسیع کی اور حضرت عباسؓ کو زوراء مقام پہ ایک بہت بڑا گھر اس کے بدلہ میں دیا۔

(المستدرك على الصحيحين جزء3 صفحه 375 رقم الحديث 5482 محمد الحاكم النيسابوری دار الكتب العلمية بيروت. الطبعة الأولى)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36456 میں فائزہ سعید بنت خواجہ اختر سعید قوم کشمیری پیشہ طالب علمی عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 1-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ فائزہ سعید بنت خواجہ اختر سعید علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 رانا مبارک احمد ولد رانا محمد یعقوب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 خواجہ اختر سعید والد موصیہ

مسل نمبر 36457 میں نویرا سعید بنت خواجہ اختر سعید قوم کشمیری پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 1-12-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نویرا سعید بنت خواجہ اختر سعید علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 رانا مبارک احمد ولد رانا محمد یعقوب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 خواجہ اختر سعید والد موصیہ

مسل نمبر 36458 میں صفوان اختر ولد خواجہ اختر سعید قوم کشمیری پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 1-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد صفوان اختر ولد خواجہ اختر سعید علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 رانا مبارک ولد رانا محمد یعقوب احمد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 خواجہ اختر سعید والد موصی

مسل نمبر 36459 میں نائلہ مریم درانی بنت ابراہیم نصر اللہ درانی قوم درانی پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 4 تولے ایک ماشہ مالیتی -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نائلہ مریم درانی بنت ابراہیم نصر اللہ درانی ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر 1 ابراہیم نصر اللہ درانی والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 ممتاز احمد وصیت نمبر 31906

مسل نمبر 36460 میں اسمٰعیل نصر اللہ درانی ولد ابراہیم نصر اللہ درانی قوم درانی پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 19-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد اسمٰعیل نصر اللہ درانی ولد ابراہیم نصر اللہ درانی ٹاؤن شپ لاہور گواہ شد نمبر 1 ابراہیم نصر اللہ درانی والد موصی گواہ شد نمبر 2 ممتاز احمد وصیت نمبر 31906

مسل نمبر 36461 میں نجمہ شکور زوجہ عبدالشکور قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن راوی لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 21-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ -/20000 روپے۔ 2۔ طلائی زیورات وزنی 222 گرام مالیتی -/148740 روپے۔ 3۔ نقد رقم -/4500 روپے۔ 4۔ ایک عدد سلائی مشین مالیتی -/3000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1000/ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ نجمہ شکور زوجہ عبدالشکور گلشن راوی لاہور گواہ شد نمبر 1 عبدالشکور خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 چوہدری ارشاد احمد ورک وصیت نمبر 16608

مسل نمبر 36462 میں طاہرہ مبشر زوجہ مرزا مبشر احمد قوم کشمیری ملک پیشہ خانہ داری عمر 61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مصطفےٰ ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 21-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/8000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 8 تولے مالیتی -/56000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ طاہرہ مبشر زوجہ مرزا مبشر احمد مصطفےٰ ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 1 مرزا مبشر احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 رانا مبارک احمد ولد رانا محمد یعقوب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

مسل نمبر 36463 میں عطیۃ النور بنت قریشی محمد عارف قوم قریشی پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمد نگر گڑھی شاہو لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 25-7-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ عطیۃ النور بنت قریشی محمد عارف محمد نگر، گڑھی شاہو لاہور گواہ شد نمبر 1 قریشی محمد عارف والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 قریشی محمد عطاء السبحان۔ برادر موصیہ

مسل نمبر 36464 میں غزالہ فاتح زوجہ فاتح عالم قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ساڑھے چونتیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اپر مال سکیم لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 20-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔ ایک عدد کار مالیتی -/550000 روپے۔2۔حق مہر بذمہ خاوند محترم -/100000 روپے۔ 3۔ نقد رقم -/100000 روپے۔ 4۔طلائی زیورات وزنی 122 تولے مالیتی -/850000 روپے۔5۔طلائی زیورات وزنی 4 تولے مالیتی -/40000 روپے۔ 6۔ڈائمنڈ زیورات مالیتی -/105000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ غزالہ فاتح زوجہ فاتح عالم اپر مال سکیم لاہور گواہ شد نمبر 1 چوہدری محمد عالم ولد چوہدری مولا بخش اپر مال سکیم لاہور گواہ شد نمبر 2 فاتح عالم خاوند موصیہ

مسل نمبر 36465 میں عائشہ صدیقہ بنت رائے بشیر احمد قوم کھرل پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باغبانپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکرہ آج بتاریخ 7-9-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ عائشہ صدیقہ بنت رائے بشیر احمد باغبانپورہ لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد عباس شاہ وصیت نمبر 26217 گواہ شد نمبر 2 رضوان بشیر وصیت نمبر 31846

مسل نمبر 36466 میں انیسہ حبیب زوجہ شیخ حبیب الرحمٰن قوم کشمیری بٹ پیشہ ملازمت عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گڑھی شاہو لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 28-8-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات وزنی 7 تولے مالیتی -/50000 روپے۔حق مہر بذمہ خاوند محترم -/7000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ انیسہ حبیب زوجہ شیخ حبیب الرحمٰن گڑھی شاہو لاہور گواہ شد نمبر 1 خلیل احمد ولد چوہدری محمد ابراہیم مغلپورہ لاہور گواہ شد نمبر 2 لطف الرحمٰن پسر موصیہ

مسل نمبر 36467 میں عمر غفور فاروقی ولد مسعود احمد فاروقی قوم فاروقی پیشہ طالب علمی عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باغبانپورہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 25-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عمر غفور فاروقی ولد مسعود احمد فاروقی باغبانپورہ لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد عباس شاہ وصیت نمبر 26217 گواہ شد نمبر 2 رضوان بشیر وصیت نمبر 31846

مسل نمبر 36468 میں عثمان غفور فاروقی ولد مسعود احمد فاروقی قوم فاروقی پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باغبانپورلاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 25-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/800 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عثمان غفور فاروقی ولد مسعود احمد فاروقی باغبانپورہ لاہور گواہ شد نمبر 1 محمد عباس شاہ وصیت نمبر 26217 گواہ شد نمبر 2 رضوان بشیر وصیت نمبر 31846

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح

مورخہ 7 مئی 2004ء بروز جمعۃ المبارک مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے مکرمہ رفیعہ ریحانہ احمد صاحبہ بنت مکرم رفیع الدین احمد صاحب آف اسلام آباد کے نکاح کا اعلان بیت الذکر اسلام آباد میں خطبہ جمعہ سے پہلے کیا جو کہ مکرم عبدالرزاق خٹک صاحب ابن مکرم سردار علی خان صاحب کرک صوبہ سرحد کے ساتھ مبلغ تین لاکھ روپے حق مہر پر قرار پایا۔مکرمہ رفیعہ صاحبہ حضرت اُمّ ناصر حرم حضرت مصلح موعود کے چھوٹے بھائی مکرم ڈاکٹر کرنل تقی الدین صاحب مرحوم کی پوتی اور حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کی نسل میں سے ہیں۔احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔آمین

ولادت

مکرم محمد انعام الحق گل صاحب دارالنصر غربی حلقہ منعم لکھتے ہیں۔خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 4 مئی 2004ء کو ایک بچی کے بعد بیٹا عطا فرمایا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نوید الحق نام عطا فرمایا ہے۔نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم سیٹھ محمد صادق صاحب آف سندھ کا پوتا اور مکرم چوہدری عبدالخالق صاحب آف گوکھووال فیصل آباد کا نواسہ ہے۔نومولود کی صحت وسلامتی والی لمبی زندگی کیلئے درخواست دعا ہے۔

ضرورت خادم بیت الذکر

بیت المحمود واہ کینٹ کیلئے ایک خادم کی ضرورت ہے۔پرفضا، پرسکون ماحول، سنگل رہائش تنخواہ بالمشافہ مقامی امیر /صدر کی سفارش کے ساتھ مندرجہ ذیل ایڈریس پر رابطہ کریں:۔

محمد افضل ملک
A-125 لالہ رخ واہ کینٹ ضلع راولپنڈی

درخواست دعا

مکرم ملک رفیق احمد صاحب کارکن نظارت دعوت الی اللہ لکھتے ہیں۔میرے بھائی مکرم ملک سعید احمد رشید صاحب مربی سلسلہ بعارضہ قلب بیمار ہیں۔سی ایم ایچ راولپنڈی میں مورخہ 22 مئی 2004ء کو انجیو گرافی کی گئی ہے۔ان کی صحت کاملہ و عاجلہ و درازی عمر کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم فخر احمد فرخ صاحب مربی سلسلہ ضلع بدین اطلاع دیتے ہیں کہ مکرمہ شفیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر الٰہی ملک صاحب ساکن بدین کو بائیں طرف فالج کا حملہ ہوا ہے جس کی وجہ سے موصوفہ ایک ماہ سے مسلسل بیمار چلی آ رہی ہیں۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو جلد شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

مکرم انوار احمد صاحب حلقہ گلشن پارک (مغل پورہ) لاہور فالج کی وجہ سے بیمار ہیں ان کی جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا منظور احمد صاحب کشمیر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے چھوٹے بھائی مرزا قدوس احمد صاحب فریکچر کی وجہ سے بیمار ہیں۔درخواست دعا ہے۔

مکرم سعید احمد بٹ صاحب صدر جماعت احمدیہ مانانوالہ ضلع فیصل آباد کی اہلیہ صاحبہ دل کی تکلیف کی وجہ سے اکثر بیمار رہتی ہیں کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم سرفراز احمد صاحب عمر تین سال ابن مکرم قمر احمد صاحب حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور 12 دن سے بیمار ہے۔بچے کی شفایابی کی درخواست دعا ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم عبیداللہ چوہدری صاحب
بابت ترکہ محترمہ منظور بیگم صاحبہ)

مکرم عبیداللہ چوہدری صاحب مقیم امریکہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ منظور بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری نصراللہ خان صاحب بقضائے الٰہی وفات پا چکی ہیں۔قطعات نمبر 12-13/22 واقع محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ برقبہ 10 مرلہ فی قطعہ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہیں۔یہ قطعات میرے نام منتقل کر دیئے جائیں۔دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔جملہ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(1) محترمہ عطیہ ظفر صاحبہ (بیٹی)
(2) محترمہ تارا داؤد صاحبہ (بیٹی)
(3) محترمہ کوکب اقبال صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرم عبیداللہ چوہدری صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 28 مئی 2004ء

طلوع فجر	3:25
طلوع آفتاب	5:02
زوال آفتاب	12:06
وقت عصر	5:03
غروب آفتاب	7:10
وقت عشاء	8:46

مجلس نابینا کی تربیتی وفنی کلاس

مورخہ 12 جون تا 30 جون 2004ء مجلس نابینا ربوہ کی تربیتی، تعلیمی وفنی کلاس شروع ہو رہی ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ اپنے قرب وجوار میں نابینا احمدی افراد کو اس کلاس سے استفادہ کرنے اور شمولیت کی طرف توجہ دلائیں۔ بیرون ربوہ سے آنے والے 11 جون کی رات تک دارالضیافت پہنچ جائیں تا کہ اگلے دن صبح افتتاح میں شامل ہوسکیں۔

(پروفیسر خلیل احمد۔ صدر مجلس نابینا ربوہ)

اعلان داخلہ

(1) حکومت پاکستان Basic میڈیکل سائنسز انسٹیٹیوٹ جناح پوسٹ گریجوایٹ میڈیکل سنٹر کراچی نے سیشن 2004-06 کیلئے ایم فل/پی ایچ ڈی کورس میں درج ذیل پروگرامز کیلئے داخلہ کا اعلان کیا ہے (i) پتھالوجی (ii) اناٹومی (iii) مائیکرو بیالوجی (iv) فارماکالوجی (v) بائیوکیمسٹری (vi) فزیالوجی۔ درخواست وصول کرنے کی آخری تاریخ 15 جون 2004ء ہے جبکہ داخلہ ٹیسٹ 6 جولائی 2004ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ 20 مئی 2004ء۔ (نظارت تعلیم)

صرف ''لاعلاج'' مریضوں کیلئے
فری میڈیکل کیمپ 7 جون (پیر صبح 5 تا 12)
31/55 دارالعلوم شرقی میں منعقد ہوگا رابطہ کیلئے:
پروفیسر محمد اسلم سجاد: 212694

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی -/50 روپے بڑی -/200 روپے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
04524-212434 Fax:213966

چاندی میں آئیڈیل اور اللہ کی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
فرحت علی جیولرز اینڈ ریڈی ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 04524-213158

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود دکان 213649، رہائش 211649

رحیم جیولرز
نور مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
فون: 0092-4524-215045

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
بخارا اصفہان، شجرکار، ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل
042-6306163-6368130Fax:042-6368134
E-m il:muaazkhan786@hotmail.com

Govt. LIC NO. ID-541
خوشخبری
U.K
لاہور/ اسلام آباد سے
ریٹرن ٹکٹ اب صرف -/37390 روپے
سبینا ٹریولز
www.airborneservices.com

سی پی ایل نمبر 29

JEWELLERY THAT STANDS OUT.
Fresh. Innovative. Unique.

Ar-Raheem Jewellers - the shortest distance between you and the finest hand-crafted jewellery in Pakistan.

For you, we have a broad selection of breath-taking designs in pure gold, studded and diamond jewellery. So, whether it's casual jewellery or wedding jewellery you are looking for, we have an exclusive design just for you.

In our latest collection, we have introduced an amazing 22 carat gold pendant. Inspired by Islamic calligraphy, this stunning design has been selected from the World Gold Council's 1999 Zargalli* gold jewellery design contest.

*Zargalli gold jewellery design contest is a promotional property of World Gold Council in Pakistan.

Ar-Raheem

Ar-Raheem Jewellers
Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700.
Tel: 6649443, 6647280.

New Ar-Raheem Jewellers
1st Floor, Bhayani Chambers, Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700.Tel: 6640231, 6643442. Fax: 6643299

Ar-Raheem Seven Star Jewellers
Mehran Shopping Centre, Kehkashan, Block 8, Clifton. Karachi. Tel: 5874164, 5874167. Fax: 5874174